محمدیہ پاکٹ بک

بجواب

احمدیہ پاکٹ بک

مؤلفہ

مولانا محمد عبداللہ معمار امرتسری مرحوم

المکتبۃ السلفیۃ

شیش محل روڈ، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ (احزاب پ ۲۲)

محمدیہ پاکٹ بک

مؤلفہ

مولانا محمد عبداللہ صاحب معمار مرحوم امرتسری ۱۳۶۹ھ / ۱۹۵۰ء

فاضلِ مرزائیات

ناشر

المکتبۃ السلفیہ شیش محل روڈ، لاہور ۲

سلسلہ مطبوعات نمبر ۲۴

طابع — حافظ احمد شاکر

مطبع — ظاہر بشیر پرنٹرز، لاہور

ناشر — المکتبۃ السلفیۃ لاہور

کل صفحات — ۵۰۳

رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ

اپریل ۱۹۸۹ء

○

ہے اس کا مطلب قرب قیامت ہی ہے۔

ساتویں دلیل ہم سابقاً قرآن مجید کی متعدد آیات قطعی الدلالت کے سے حضرت مسیح کا آسمان پر اٹھایا جانا و نازل ہونا ثابت کر آئے ہیں۔ اب ہم ایک اور آیت پیش کرتے ہیں جس میں بھی ان کے نزول کا ذکر ہے چونکہ کوئی شخص جب تک کہیں نہ جائے وہاں سے آیا نہیں کرتا اس لئے آمد کا ذکر مثبت رفت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ إلى قوله تعالى وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطَانُ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ (الزخرف) پ ۲۵۔

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جونہی ابن مریم کا ذکر کیا جاتا ہے تیری قوم (کفار مکہ و قادیان وغیرہ) جل اٹھتے ہیں (انہیں اپنی بد ذوقی و بے ایمانی ہیں رہنے دے) لاریب وہ تو قیامت کی نشانی ہے (ان کر کے کیوں شامتیں آئی ہیں)، اس نشانی (یعنی اس کے قیامت کی نشانی از روئے نزول من السماء ہوتے ہیں) شک نہ کرو۔ اور میری اتباع کرو۔ یہ سیدھا راستہ ہے۔ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے (جو نزول مسیح کے متعلق طرح طرح کے وساوس ڈال کر تمہیں اس ایمان سے علیحدہ کرنے میں ساعی ہے)، سو تم اس کے شکار فریب نہ بنو۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے کتاب حدیث ابن ماجہ میں موقوفاً اور مسند احمد میں مرفوعاً مروی ہے عن عبد اللہ ابن مسعود قال لما كان ليلة اسرى برسول الله صلى الله عليه وسلم لقي ابراهيم وموسى وعيسى فتذاكروا الساعة

ذکروا أبا إبراهیم فذاکروه عنها فلم یکن عنده منها علم فردوا الحدیث إلی عیسی ابن مریم فقال قد عهد إلي فیما دون وجبتها فأما وجبتها فلا یعلمها إلا الله فذکر خروج الدجال قال فأنزل فأقتله الحدیث (ابن ماجه ص ۳۰۹ باب فتنة الدجال وخروج عیسی ابن مریم)

معراج کی رات انبیاء سے ملاقات کے وقت قیامت کا تذکرہ شروع ہوا تو سب نے اس کے وقت سے لاعلمی ظاہر کی۔ آخر جناب مسیحؑ سے سوال کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا، علم تو مجھے بھی نہیں البتہ مجھ سے وعدہ ہوا قیامت کے نزدیک کا۔ آپؑ نے دجال کا ذکر فرمایا اور کہا کہ میں نازل ہو کر اس کو قتل کروں گا۔

اسی طرح بہت سی احادیث میں قیامت کے قریب مسیح کا نزول لکھا ہے جو آئندہ باب ثبوت حیات مسیح از احادیث میں مذکور ہوں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

آیت إِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ سے جن کو بدعا نبوی علم قرآن حاصل تھا جو مرزا کو بھی مسلم ہے مسند احمد جلد اول صفحہ ۳۱۷/۳۱۸ ۔ درمنثور جلد ۶ صفحہ ۲۰ ۔ فتح البیان جلد ۸ صفحہ ۳۱۷ ۔ ابن کثیر جلد ۹ صفحہ ۱۴۴ وغیرہ میں مروی ہے کہ اس آیت میں مسیح کا نزول قبل از قیامت مطلوب و مقصود ہے۔ ایسا ہی "ابن جریر رئیس المفسرین" کی تفسیر جلد ۲۵ صفحہ ۴۹ میں ہے۔

اسی طرح محدث عبد بن حمید نے حضرت ابوہریرہؓ سے یہی روایت کی ہے۔

(درمنثور جلد ۶ صفحہ ۲۰)

اعتراض | اِنَّہٗ کی ضمیر مسیح کی طرف نہیں۔ قرآن کی طرف ہے ساعۃ سے مراد قیامت نہیں۔

جواب | قرآن پاک کی آیت و حدیث نبوی۔ و اقوال صحابہ کے ہوتے ہوئے یوں دلیری کرنی سخت غلطی ہے۔ اب آؤ ہم مرزا صاحب کے دستخط اس پر کرا دیں:۔

"قرآن شریف میں ہے انّہ لعلم للساعۃ یعنی اے یہودیو! عیسیٰ کے ساتھ تمہیں قیامت کا پتہ لگ جائیگا،،

(ص۲۱ اعجاز احمدی)

صاف ظاہر ہے کہ اِنَّہٗ کی ضمیر بطرف مسیح تسلیم کی گئی ہے،،

ان فرقۃ من الیھود لکانوا کافرین بوجود القیامۃ فاخبرھم اللہ علی لسان بعض انبیاء ثم ان ابنا من قومھم یولد من غیر اب وھٰذا یکون اٰیۃ لھم علی وجود القیامۃ ص۹۰ حمامۃ البشریٰ مرزا صاحب)

یعنی ایک فرقہ یہود کا قیامت کے وجود سے منکر تھا۔ خدا نے بعض انبیاء کی زبانی ان کو خبر دی کہ تمہاری قوم میں ایک لڑکا بلا باپ پیدا ہوگا۔ یہ قیامت کے وجود پر ایک نشانی ہے۔

اس عبارت سے ثابت ہے کہ قیامت سے مراد حقیقی قیامت ہے نہ قرآن مجید۔ گھر دی۔ اسی طرح خود مصنف مرزائی پاکٹ بک میں انہ کی ضمیر بطرف مسیح پھیر چکا ہے۔ اور ساعۃ سے مراد حقیقی قیامت لکھی ہے۔ ملاحظہ ہو ص ۔

اعتراض۔ مسیح کا نزول تو آئندہ ہونا تھا پہلے سے ہی کیسے

کہہ دیا کہ شک نہ کرو۔ جب ابھی نشانی نے مدت کے بعد آنا ہے تو ان کو شک سے کس برتے پر روکا جاتا ہے؟

الجواب | اے جناب! ایک سچ مچ واقعہ ہونے والی بات پر شک نہ کرنے کی ہدایت کرنا کیا ناجائز ہے؟ یہاں تو کفار مخاطب ہیں جو آمد مسیح کے منکر ہیں۔ خدا تعالیٰ تو حضرت موسیٰؑ جیسے مصدق و مصدق رسول کو بھی بطور ہدایت فرماتا ہے اِنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ الیٰ قولہٖ فَلَا یَصُدَّنَّکَ عَنْہَا مَنْ لَّا یُؤْمِنُ بِہَا الآیۃ (طٰہٰ ع ۱) اے موسیٰؑ قیامت بے شک و شبہ آنے والی ہے۔ خبردار کوئی بے ایمان تجھے اس کے ماننے سے روک نہ دے بھلا اس جگہ کوئی مخالف آریہ وغیرہ تم پر اعتراض کرے کہ موسیٰؑ کو قیامت پر شک نہ تھا پھر یہ وعظ کیا معنی رکھتا ہے تو کیا کہو گے؟

آؤ تمہیں تمہارے گھر سے مثال دیں لعلکم تعقلون سنو!

مرزا جی کا نکاح آسمانی دنیا میں نہ ہونا تمہارے مسلمات سے ہے باوجود اس صریح جھوٹی پیشگوئی کے مرزا صاحب کا الہام کنندہ قبل از وقت کہتا تھا:۔ اے مرزا:۔

"اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ فَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ

یہ نکاح تیرے رب کی طرف سے حق واقع ہونے والا ہے

تو کیوں شک کرتا ہے" (ازالہ اوہام $\frac{۳۹۸}{۱۹۴}$ طبع ۱ و ۲)

کیوں جناب یہ کیا بات ہے کہ نکاح سے پہلے ہی شک سے روکا جاتا ہے۔

لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

آٹھویں دلیل | وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ وَیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَکُوْنُ